فوٹو اور ویڈیو کی علمی تحقیق

مصنف

مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت

محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

ناشر بزمِ فیضانِ اُویسیہ (باب المدینہ) کراچی

www.FaizAhmedOwaisi.com

www.FaizaneOwaisia.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فوٹو اور ویڈیو کی علمی تحقیق

مصنف

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

سعادتِ نشر

بزمِ فیضانِ اُویسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

ہمارا دور قیامت کو قریب ہے اسی لئے اس میں بہ نسبت صدی گزشتہ کے فتنے وفساد زیادہ ہیں اور آنے والی صدیوں میں اور زیادہ ہونگے یہاں تک کہ بڑا فتنہ آئیگا جس سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے پناہ مانگی اور حضور سرور دوعالم ﷺ نے اُمت کو بہت ڈرایا اور اس کی مفصل نشانیاں بتائیں وہ ہے فتنۂ دجال۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ''قیامت کی نشانیاں''

دورِ حاضرہ میں میرے نزدیک سب سے بڑے فتنے بدمذہبی فتنے ہیں کہ عوام کو خوش کرنے کے لئے مخصوص شرعیہ میں من گھڑت تاویلیں یا گول گول باتیں بنا کر عوام سے واہ واہ اور جھوٹی مدح وصول کرتے ہیں۔ یہاں صرف دو فتنوں کا ذکر کرتا ہوں

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۲۳ج۱۴۰۸ھ

''روزنامہ کوہستان''، جمعہ 29 اگست 1997ء 24 ربیع الثانی 1418ھ کا مضمون ذیل ایک صاحب نے بھیج کر تردید کا حکم فرمایا۔ مصر کے مفتی اعظم نے بینک کے سود کو جائز قرار دیا۔ جائز اور حلال شعبوں میں سرمایہ کرنے والے بنکوں سے حاصل ہونے والا سود جائز ہے اسلامی اور غیر اسلامی بنکاری کا کوئی تصور نہیں، اعظم شیخ ناصر کا فتویٰ۔

ابوظہبی (انٹرنیشنل ڈیسک) مصر کے ایک مفتی اعظم نے بینک کے سود کو جائز قرار دیا ہے۔ اپنے ایک انٹرویو میں مفتی اعظم شیخ ناصر فرید وسل نے کہا ہے کہ اگر بینک ایسے شعبوں میں سرمایہ کاری کرتا ہے جو جائز اور حلال ہیں تو ان سے حاصل ہونے والا سود جائز ہے انہوں نے کہا کہ اگر حرام کاموں میں سرمایہ لگایا جائے تو پھر اسے جائز قرار نہیں دیا جاسکتا انہوں نے کہا کہ اسلامی اور غیر اسلامی بینکاری کا کوئی تصور نہیں ہمیں بینک کے سود کے بارے میں متنازعہ اُمور سے اجتناب کرنا چاہیے۔

دوسرے صاحب برطانیہ سے مستقل مضمون ''روزنامہ جنگ لندن''، 6 جون 1997ء میں ارسال فرماتے ہیں اس کا

عنوان ہے کہ ''تصویر اور ویڈیو کی شرعی حیثیت'' اس میں مضمون نگار نے گول مول تحریر کے ذریعے تصویر اور ویڈیو دونوں کو جائز لکھا۔ فقیر اہل اسلام سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ ان ٹیڈی مجتہدین کے بیانات کی طرف توجہ نہ دیں اس لئے کہ ان کا مذہب ہے کہ

یہ مسلمان اللہ بہ برہمن رام رام

نوٹ:

مفتی مصر کے اجتہاد کی تردید کی ضرورت نہیں کیونکہ اس مجتہد کی غلطی اور خطا سب پر عیاں ہیں اور ہاں دوسرے ٹیڈی مجتہدین کے اجتہاد بلکہ تحریف کا رد ضروری ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور 6 جنوری 1997ء میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ویڈیو اور تصویر کی شرعی حیثیت سے کہا کہ اس کے بارے میں علماء کے دو موقف ہیں۔ بعض علماء اسے مطلقاً ناجائز سمجھتے ہیں جبکہ بعض کے نزدیک ایک دھات سے بنی ہوئی یا تراشیدہ مورتی تو ناجائز ہے البتہ کیمرے سے بنی ہوئی وہ تصاویر جو عبادت یا تعظیم کی نیت سے نہ ہوں مباح ہیں۔ جو علماء اسے مطلقاً حرام سمجھتے ہیں وہ تصویر کی حرمت کے تمام احکام کو فوٹو گرافی پر لاگو کرتے ہیں اس طرح حاصل شدہ تصویر کو عکس قرار دیتے ہیں حالانکہ اس دور میں اس تصویر کا کوئی وجود نہیں تھا لہٰذا، جس تصویر کی حرمت احادیث مبارکہ میں آئی ہے یہ وہ تصویر ہے جو کسی دھات یا پتھر وغیرہ سے تراشی جائے جسے مورتی کہتے ہیں۔

حرمت کی دو صورتیں ہیں حرمت بالذات اور حرمت بالعرض۔ بالذات حرمت یہ ہے کہ وہ چیز ہر حالت میں فی نفسہ حرام ہو جیسے خنزیر، شراب وغیرہ جبکہ حرمت بالعرض یہ ہے کہ وہ چیز فی نفسہ حرام نہ ہو بلکہ کسی وصف کی وجہ سے حرام ہو اگر وہ وصف اور عرض اُٹھ جائے تو اس میں حرمت باقی نہیں رہتی وہ چیز مباح ہو جاتی ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے''۔ کتا ایک نجس جانور ہے طبع سلیم میں کتے اور تصویر کا نجاست و قباحت میں ایک ہونا سمجھ میں نہیں آتا جبکہ طبع سلیم اور احکام دین میں تضاد نہیں ہو سکتا لیکن حکم و حرمت میں حضور نبی اکرم ﷺ نے دونوں کو برابر کر دیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ حضور ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور بعد میں آپ ﷺ نے پردہ اُتروا دیا اور فرمایا کہ اس نے میری توجہ کو دوسری جانب مشغول کر دیا تھا اس حدیث سے حرمت کے قائل علماء نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ تصویر حرام ہے اگر جائز ہوتی تو آپ ﷺ پردہ ہٹانے کا حکم نہ دیتے جبکہ دوسرے علماء کا موقف یہ ہے کہ اگر کلیتہً حرام ہوتا تو کیا حضور ﷺ کو معلوم نہ تھا کہ گھر میں تصویر والا پردہ لٹکا ہوا ہے خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دین کا مکمل فہم رکھتی

تھیں آپ ﷺ نے انہیں نصف دین قرار دیا اس کے باوجود گھر میں پردے کا لگا ہوا ہونا اور آپ ﷺ کا نماز پڑھ لینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اسے مباح و جائز سمجھتی تھیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک کھلونا گھوڑے کی شکل کا تھا جس کے پر تھے۔ حضور ﷺ نے مسکرا کر پوچھا کبھی گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں۔ انہوں نے عرض کی حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے پر تھے یہ سن کر حضور ﷺ مسکرا پڑے اور اندر تشریف لے گئے۔ اب اگر غور کریں تو کھلونے مورتیوں کی مانند ہیں اس کے برعکس تصویر تو محض عکس ہے۔ اس قسم کی احادیث سے پتا چلتا ہے کہ جن کی حرمت آئی ہے ان کی معنی و مدعا کچھ اور ہے کیونکہ اس کا تعلق عبادت، تعظیم و تکریم کے ساتھ نہ تھا اس لئے آپ ﷺ نے منع نہ فرمایا۔ فوٹو گرافی بھی ماضی کی یادگار کے طور پر کی جاتی ہے اس لئے اس میں بھی حرمت کی علت نہ ہونے کی وجہ سے یہ حرام نہ ہوئی بلکہ مباح ہوئی۔

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ ماں باپ کے نافرمان، مشرک، کینہ پرور، زانی، شرابی اور تہہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کی شب برأت اور لیلۃ القدر میں بھی بخشش نہیں ہوتی۔ شلوار یا تہہ بند لٹکانا اتنا بڑا گناہ ہوگا کہ فضلیت والی راتوں میں بھی اس کی بخشش نہیں ہوتی۔ مفہوم بالکل واضح ہے کہ قریش کے امراء تکبر کے طور پر کپڑے نیچے لٹکایا کرتے تھے تکبر کی وجہ سے اس کو شرک، زنا اور دیگر گناہ کے برابر قرار دیا لیکن اگر کسی دور میں یہ تکبر کی علامت نہ ہو، نہ ''رسمی'' تو اس پر یہ حکم صادر نہیں ہوگا احکام کو علت کے بغیر سمجھنے سے مسائل کا صحیح ادراک نہیں ہوتا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تہہ بند ٹخنوں سے نیچے ہوتا تھا جب یہ حکم آیا تو انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو تکبر کرنے والوں کے لئے ہے۔ ثابت ہوا کہ اگر تکبر جو حکم کے اصل علت تھا وہ نہیں رہا پھر وہ حکم بھی باقی نہیں رہا۔

مسئلے کی وضاحت کے باوجود جو لوگ تصویر کی حرمت کے قائل ہیں۔ میں ان کے موقف کو باطل یا غلط نہیں تصور کرتا اور جو عکسی تصویر کے جواز کے قائل ہیں ان کے پاس یہ حدیث دلیل شرعی ہے۔ دونوں کے پاس اپنے دلائل ہیں میں خود دوسرے موقف کو ترجیح دیتا ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب

اس طرح ویڈیو کا مسئلہ ہے کہ آج ہم نے بدی کے ساتھ جنگ لڑنی ہے۔ بدی بلیو پرنٹس کے ذریعے، وڈیو کے ذریعے اور ہزاروں دیگر جدید کمیونی کیشن کے ذرائع سے گھر گھر پھیل رہی ہے۔ بدی اگر امریکہ میں ہو رہی ہے تو آپ یہاں دیکھ رہے ہوتے ہیں بدی کو پھیلانے کے لئے ہم وڈیو فلموں کے زور کو پھیلاتے ہیں۔ آج اگر یہ سب کچھ ہم بند کر دیں روک دیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے بدی کو walkover دیدیا ہے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ:

اس ٹیڈی مجتہد نے فوٹو (تصویر) کے جواز کے لئے دھوکے سے کام لیا ہے اور اُصولِ اسلام سے ہٹ کر اپنے غلط خیالات کو دخل انداز کیا ہے۔اس کی تفصیل اگلے صفحات میں عرض کر دونگا۔اس سے پہلے حضور نبی پاک ﷺ کے صریح ارشادات حاضر ہیں ممکن ہے کسی خدا ترس کو اسی فوٹو کی بیماری سے نجات نصیب ہو۔

احادیث مبارکہ:

قال رسول اللہ کل مصور فی النار یجعل اللہ بکل صورۃٍ صورھا نفسًا فتعذبۂ فی جھنم

(بخاری و مسلم)

ترجمہ

ہر فوٹو گرافر جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر (فوٹو) کے بدلے جو اس نے بنائی تھی۔ایک مخلوق پیدا کریگا کہ وہ اسے دوزخ میں عذاب دے۔

حدیث مبارک:

قال علیہ السلام قال اللہ تعالیٰ و من اظلم ممن ذھب یخلق خلقی فیخلقوا ذرۃً آو یخلقو احبۃً او یخلقوا شعیرۃً

(بخاری و مسلم)

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میرے بنائے ہوئے کی طرح (تصویر فوٹو) بنانے چلے۔بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنادے۔

حدیث مبارک:

قال علیہ السلام ان اشد الناس عذابًا یوم القیمۃ المصورون۔

(بخاری و مسلم)

ترجمہ

قیامت میں سب سے زیادہ عذاب تصویر (فوٹو) بنانے والے کو ہوگا۔

حدیث مبارک:

قال علیه السلام ان الذین یصنعون هذه الصور یعذبون یوم القیمة یقال لهم احیوا ما خلقتم

ترجمہ

بے شک فوٹو گرافر کو عذاب دیا جائے گا اور انہیں یہ کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔

حدیث مبارک:

قال علیه السلام من صور صورةً فان الله معذبهٗ حتی ینفخ فیها الروح ولیس بنافخ۔

(بخاری ومسلم)

ترجمہ

فوٹو گرافر کو عذاب ہوگا اُس وقت تک کہ وہ اپنے بنائے ہوئے فوٹو میں پھونکے اور یہ اس کے بس کی بات نہیں۔

فائدہ:

یعنی نہ فوٹو میں روح پھونک سکے گا اور نہ عذاب سے چھٹکارا پا سکے گا۔

حدیثِ مبارک:

یخرج عنق من النار یوم القیمة لهٗ عینان یبصر بهما و اُذُنان یسمعان و لسان ینطق یقول انی و کلت بثلثةٍ بمن جعل مع الله الهًا آخر و بکل جبارٍ عنیدٍ و بالمصور

(ترمذی)

ترجمہ

قیامت میں دوزخ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں جن سے وہ دیکھے گی اور دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گی وہ کہے گی میں تین اشخاص پر مسلط ہونگی۔ مشرک پر، سرکش اور فوٹو گرافر پر۔

حدیثِ مبارک:

ان اشد اهل النار عذابًا یو م القیمة من قتل نبیًا او قتلهٗ نبی او امام جائر و هؤلاء المصورون۔

(احمد، طبرانی)

ترجمہ

قیامت میں دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا یا حاکم، ظالم یا فوٹو گرافر۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ:

ان وعیدات میں فوٹو کھینچنے والا اور رضامندی سے کھنچوانے والا برابر کے شریک ہیں۔ٹیڈی مجتہد نے احادیثِ مبارکہ کی وعیدات کو یوں اُڑایا کہ یہاں سے مراد فوٹو تصویر مراد نہیں جو دورِ حاضرہ میں مروج ہیں بلکہ وہ تصویر فوٹو مراد ہے جو کسی دھات یا پتھر وغیرہ سے تراشی جائے جسے مورتی کہا جاتا ہے۔چودہ سو سے زائد عرصہ گزر گیا ہے کسی نے ان احادیث سے دھات یا پتھر کی تراشی ہوئی مورتی مراد لی ہو۔سابق دور میں ہاتھ سے تصویر (فوٹو) بنایا جاتا۔اسلاف صالحین رحمہم اللہ نے انہیں احادیثِ مبارکہ کے عموم سے خاص نہیں کیا اس سے پہلے ان کے سردار مودودی نے بھی ایک تاویل گھڑی تھی جیسے پانی اور آئینہ (شیشہ) وغیرہ میں تصویر آجاتی ہے شرعاً جائز ہے تو یہ بھی جائز لیکن علماء کرام نے اسے ایسا ٹھکرایا کہ پھر یہ دلیل نہ وہ ٹیڈی منور کر سکے نہ آج کے ٹیڈی۔

قاعدہ:

اسلامی ضابطہ کی طرف ٹیڈی مجتہدین نے توجہ نہیں کی کہ حرمت تصویر چہرہ کی وجہ سے ہے کہ اللہ نے اسے بہت بڑا معزز و مکرم بنایا ہے۔حدیث شریف میں **ان اللہ خلق آدم علی صورتہ** "اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا" (اگرچہ یہ حدیث متشابہات میں سے ہیں) لیکن علماء کرام نے اسے چہرہ کے اکرام واحترام پر محمول کیا ہے۔احادیثِ مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ کسی کو جسم کے ہر حصہ پر ضرب وغیرہ مار سکتے ہو لیکن چہرہ پر مارنے سے بچو یہ چہرے کے اکرام واحترام کے لئے فرمایا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ اگر فوٹو اور تصویر کو کاٹ دیا جائے تو پھر وہ تصویر اور فوٹو کے حکم میں نہیں رہیگی۔

ازالۂ وہم:

ٹیڈی مجتہدین نے علمی سکہ جمانے کے لئے ایک اسلامی ضابطہ لکھا لیکن اس کا اصلی حلیہ بگاڑ دیا لکھا کہ حرمت دو قسم ہے بالذات و بالعرض۔یہ دونوں قاعدے صحیح ہیں لیکن ٹیڈی مجتہد نے صرف اپنے مطلب کے لئے قاعدہ حرمت بالعرض کو لے کر ایسی مثالیں پیش کر دیں جو حرمتہ بالعرض کی قسم کی ہے باقی قسمیں ترک کر دیں جس کی تفصیل اُصول فقہ میں ہے یہ قاعدہ ایک دوسرے ٹیڈی مجتہد کی تقلید میں پیش کیا جس نے چند سال پہلے اخبار میں شوشہ چھوڑا تھا کہ عقیقہ منسوخ ہے

مولویوں نے اپنے پیٹ پوجا پر اسے جائز کیا ہوا ہے اس نے اس کی تردید پر متعدد حوالہ جات لکھے یہاں تک کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول بھی پیش کردیا اس نے بھی ہمارے ٹیڈی مجتہد کی طرح منسوخ کی صرف ایک قسم لے لی اور بس۔ حالانکہ منسوخ کی دو قسمیں ہیں۔(۱) منسوخ ہونے کے بعد حرام جیسے شراب وغیرہ،(۲) منسوخ ہونے کے مستحب یا مباح وغیرہ جیسے صوم عاشوراء اور بزرگوں کی خدمت حاضری کے وقت ہدیہ ونذرانہ اس کا حکم وجوب تعمیل سے پہلے منسوخ ہوگیا لیکن اس کا استحباب باقی ہے اس کی کئی مثالیں تفاسیر میں موجود ہیں مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ''ناسخ ومنسوخ'' پڑھیئے۔

ٹیڈی مجتہدین کو تعجب:

کتا تو نجس ہے لیکن تصویر نجس نہیں لیکن حضور ﷺ نے دونوں کو برابر کردیا اس پر تعجب ہے۔

(لاحول و لا قوة ال باالله العظيم)

ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہزاروں حکمتوں پر مبنی ہوتا ہے۔ اسی حکم میں نامعلوم کتنی حکمتیں ہونگی پھر ٹیڈی مجتہد کا نا سمجھنا یہ اس کی جہالت کی دلیل ہے ورنہ ادنٰی طالب علم بھی جانتا ہے کہ نجس دو قسم ہے ظاہری، معنوی۔ کیا تصویر و فوٹو نجس معنوی نہیں تو اسی نجاست سے ملائکہ کو نفرت ہے۔

دھوکہ سراسر دھوکہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پوری روایت بیان کرنے کے بجائے اپنا مفہوم بیان کر کے غلط استدلال کیا وہ یہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عالمہ، فاضلہ ہو کر فوٹو دار پردہ لٹکایا کیوں ہے اس سے ثابت کیا کہ وہ جواز کے قائل تھیں تو لٹکایا پھر دوسری دلیل حضور ﷺ نے اس فوٹو والے پردے کے سامنے نماز پڑھی۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علم وفضل سے کس کو انکار ہے ہاں شیعوں کو جو اس ٹیڈی مجتہدین کے چہیتے دوست ہیں لیکن یہ قاعدہ ٹیڈی مجتہد کو معلوم نہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہوں یا دیگر اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اگر کوئی کام اپنے اجتہاد پر کرلیتے تو رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی سننے کے بعد وہ اپنے اجتہاد کو خطاء سمجھ کر ترک کردیتے اسکی بیشمار مثالیں اصولِ فقہ اور حدیثِ مبارکہ اور تفاسیر شریف میں موجود ہیں۔

ڈاکہ یا چوری سینہ زوری:

ٹیڈی مجتہد نے لکھا کہ اس تصویر دار پردہ پر تصویر کے باوجود نماز پڑھ لی یہ حدیث صحیح کے خلاف لکھا ہے فقیر اصل حدیث شریف من وعن لکھ کر اہل اسلام سے اپیل کرتا ہے کہ ایسے ٹیڈی مجتہدین کے دھوکہ سے بچیں۔

حدیثِ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا:

ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک دروازے پر تصویر دار پردہ لٹکایا۔ جب حضور اقدس ﷺ واپس تشریف لائے اس کے ملاحظہ سے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ اندر تشریف نہ لائے۔ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اتوب الی اللہ و الی رسولہ ما ذا اذنبت یارسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی طرف اور اسکے رسول علیہ السلام کی طرف توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا خطا ہوئی۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ فیقال احیوا ما خلقتم ۔اللہ تعالیٰ کے یہاں سخت تر عذاب روز قیامت ان فوٹو گرافروں پر ہے جو خدا تعالیٰ کے بنائے کی نقل اتارتے ہیں۔

الحدیث: (بخاری۔ مسلم)

تعجب بالائے تعجب:

حضور سرور عالم ﷺ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس عمل سے ناراضگی ظاہر فرما رہے ہیں اور فوٹو والے پردہ کی وجہ سے دولت کدہ میں تشریف نہیں لاتے لیکن ٹیڈی مجتہد نماز پڑھنا بھی ثابت کر رہے ہیں اور ام المومنین رضی اللہ عنہا اپنے اس عمل سے توبہ کا اظہار فرما رہی ہیں لیکن ٹیڈی مجتہد وہابیوں غیر مقلدین کیطرح بعض صحابہ کے خطائی اجتہاد کے جواز استدلال کر رہے ہیں۔

دیوبندیوں وھابیوں والا طریقہ:

چونکہ ٹیڈی مجتہد کا وہابیوں دیوبندیوں کے ساتھ بھی یارانہ رہے انہیں خوش کرنے کے لئے کبھی ان کے اصول و ضوابط کو اپنے ٹیڈی اجتہاد میں شامل کر لیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہی ہے جو تصویر دار پردے کی حدیث سے استدلال کیا کہ کیا حضور ﷺ کو معلوم نہ تھا کہ گھر میں تصویر والا پردہ لٹکا ہوا ہے۔ ہم (اہلسنت) کہتے ہیں ضرور تھا لیکن مجتہد صاحب نے داعیہ جملہ میں وہابیوں دیوبندیوں کا انداز اختیار کیا کہ علم تھا تو آپ ﷺ نے پردے کو ہٹانے کا حکم نہ دیا اور ساتھ ہی نماز بھی پڑھ لی (معاذ اللہ) حالانکہ پردے والی حدیث فقیر نے بخاری و مسلم سے نقل کی جو ڈاکٹر صاحب کے دعویٰ کے سراسر خلاف

ہے۔یہی طریقہ دیوبندیوں وہابیوں کا ہے اپنی بات منوانے کے لئے منسوخ آیات واحادیث پر عمل کر لینا یا اپنی طرف سے عبارات اور غلط کتب کسی بڑے بزرگ کی طرف منسوب کر دینا۔

فقیر ڈاکٹر طاہر القادری سے درخواست کرتا ہے کہ جس حدیث شریف سے استدلال کیا وہ اصل مع حوالہ لکھیں اگر کوئی حدیث ہو تو امام بخاری وامام مسلم رحمہا اللہ کی سند کی طرح اس کی مضبوط ہو ورنہ آج ہی توبہ کریں کہ ایک صحیح حدیث چھوڑ کر اپنی طرف من گھڑت بات لکھ دی یا اُصول حدیث چھوڑ کر ٹیڈی مجتہد ہونے کا ثبوت دیا۔

سلیمانی گھوڑا:

ڈاکٹر صاحب نے سلیمانی گھوڑے سے تصویر کا جواز ثابت کیا ہے یہ ان کی اپنی دانش ہے لیکن شارحین نے اسے تصویر کے کھاتے میں نہیں ڈالا۔

فوٹوگرافر کی ہمت افزائی:

یہ ڈاکٹر صاحب کا آخری وار ہے جو فوٹو گرافر کو بچانے پر غلط استدلال کیا اس کی دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ فوٹو یا تصویر مورتی ہو یا کیمرے وغیرہ سے جائز ہے اس لئے کہ اس کی حرمت کی علت تھی کہ فوٹو (تصویر) اور مورتی سے خطرہ تھا کہ آنے والی نسلیں پھر بت پرستی میں مبتلا نہ ہو جائیں اب چونکہ خطرہ ٹل گیا اسی لئے حرمت ختم ہو گئی اور اس کا جواز رہ گیا۔اپنا علمی سکہ بٹھانے کے لئے دو حدیثیں نقل کر دیں جو ڈاکٹر صاحب کے مقصد پر دلالت کرتی ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب کو شاید یہ معلوم نہیں وعیدات میں استثناء ہوتا ہے کیمرے والوں کے گناہ میں کون سے لوگ مستثنیٰ ہیں جیسے چادر لٹکانے کی وعید سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر رفع علت سے حکم رفع کو مطلق رکھ کر فوٹو گرافر کو شاباشی کا تمغہ عطا فرما دیا۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ:

ڈاکٹر صاحب یہ وکالت نہیں بلکہ شریعت کا مسئلہ ہے۔یہ ڈاکٹر بھی مودودی کی طرح شریعت کے عقائد ومسائل کو جھوٹی سیاست پر حل کرتا ہے مثلاً چاند دو ٹکڑے ہونے والی حدیث نا قابل قبول لکھ کر علت یہ بتائی کہ اس کے ابتدائی راوی بچے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ۔فقیر اُویسی نے اس کا جواب لکھا کہ جناب یہ راوی پاکستانی نہیں بلکہ یہ بچے صحابی اور جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صاحبزادے ہیں۔تفصیل فقیر کے رسالہ ''شق القمر'' میں پڑھیئے۔

فقیرکی باری:

ڈاکٹر صاحب نے اپنا ورک کرلیا لیکن اب فقیر کی سنئے یہ قاعدہ صحیح ہے **رفع العلة** کے **فع الحکم** ہوتا ہے لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں فقیر صرف دو مثالیں پیش کرتا ہے تاکہ اہل انصاف کو معلوم ہو ٹیڈی مجتہدین دین کی خدمت نہیں کر رہے بلکہ دین کی تحریف کررہے ہیں ان میں ایک مسئلہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں کفار مکہ کی شرارت تھی کہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نمازوں میں خلل انداز ہوتے۔ اسی لئے حضور ﷺ نے ان کے مصروف اوقات میں نماز جہری کا حکم فرمایا اوران کی شرارت کے اوقات میں سری کا حکم فرمایا مثلاً ظہر وعصر میں کفار کاروبار کی وجہ سے باہر ہوتے نمازیوں کی نماز میں شرارتیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو فرمایا ان دو وقتوں میں نماز میں اخفاء کرو اور مغرب کو کھانے میں مصروف ہوتے عشاء کو قصے کہانیوں میں مصروف ہوجاتے صبح کو سوئے رہتے اسی لئے ان اوقات میں نماز میں قراۃ بالجہر کا حکم فرمایا لیکن بعد کو علت ختم ہوگئی لیکن حکم تا قیامت جاری وساری ہے۔ اسی سے فوٹوگرافی کی نجات ممکن ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے فتویٰ پر عمل کرنے سے لیکن ڈاکٹر صاحب۔ **واللہ ورسولہ ﷺ اعلم۔**

دوسرا مسئلہ سفر کی قصر اس کی علت مسافت طے کرنے کی مشقت وغیرہ لیکن اب سفر کی آسانیاں سب کو معلوم ہے مثلاً ہوائی جہاز کا سفر وغیرہ وغیرہ۔ اس کے باوجود (قصر سفر) دو رکعت ہی رہیگی اس طرح فقیر درجنوں مثالیں پیش کرسکتا ہے لیکن اختصار کے پیش نظر اہل نظر کے لئے کافی ہے۔

یاد رہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب چونکہ وکیل بھی رہے ہیں اسی لئے ان کے اجتہاد کا رُخ وکالت کی طرف ہوتا ہے جیسے مودودی سیاسی لیڈر تھا اسی لئے اس کے اجتہاد کا رُخ سیاست کی طرف ہوتا۔ اہل اسلام کو دعوت ہے کہ ان دونوں کے اجتہادی مسائل کو غور سے پڑھیں۔ آپ کو فقیر کا بتایا ہوا قاعدہ سامنے آجائے گا اسی لئے فقیر مودودی دیوبندیت سے گمراہ ہوکر ٹیڈی مجتہد بنا اور ڈاکٹر طاہر القادری بریلویت سے منہ موڑ کر ٹیڈی مجتہد بنا اسی لئے فقیر نے اس کا نام رکھا ہے ''بریلوی مودودی'' اور خود ڈاکٹر صاحب یہی چاہتا ہے کہ وہ مودودی والی چال چلے۔

وڈیو کے جواز پر ڈاکٹر صاحب کا اجتہاد:

اسی اخبار جنگ کے مضمون کے آخر میں وڈیو کے جواز پر مضحکہ خیز دلیل پیش کی جسے پڑھ سنکر علمائے ملت کو کوفت ہوتی ہے بلکہ اہل فہم مسلمان بھی ڈاکٹر صاحب کو اپنے ذہن کے علاج کا مشورہ دینگے۔ دلیل پڑھیئے اور اس کا جواب بھی ڈاکٹر صاحب بتاتے ہیں کہ برائی ملک میں پھیل رہی ہے۔ ہم وڈیو وغیرہ سے اس کا زور توڑ کر رہے ہیں یہ دلیل اس طرح کی

ہے کہ حرام مال جمع کر کے پڑھے یا حرام کمائی سے غریبوں، مسکینوں کو اجر وثواب کا انتظار کرے وغیرہ وغیرہ۔

جب تحقیق سے ثابت ہوا کہ فوٹو تصویر کھچوانا حرام ہے اور وڈیو اور ٹی وی وغیرہ میں تصویریں نہیں تو اور کیا ہیں اس کے جواز پر بھی یار لوگوں نے جواز کی عجیب وغریب تاویلیں گھڑی ہیں اور ضخیم کتابیں اور رسالے لکھ کر عوام کو خوش کیا ہے اس کے رد میں تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا محمد اختر رضا خان صاحب مدظلہ کی تصنیف کافی ہے۔ آخر میں ایک قاعدہ عرض کردوں سب کو معلوم ہے اس ٹیڈی مجتہد کے اجتہاد سے چھٹکارا مل جائے وہ یہ کہ نصوص صریح قرآن وحدیث میں من مانی تاویل کرنا تحریف ہے۔ محض سہولت یا اپنے خیالات پر اجتہاد کرنا حرام ہے جیسے فوٹو اور وڈیو وغیرہ میں کیا جا رہا ہے۔

ڈش وغیرہ کی خرابیاں:

اسی صدی سے پہلے کے لوگ محرمات سے زنا کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اور دور حاضرہ یعنی اسی صدی میں آئے دن درجنوں نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں واقعات سننے میں آتے ہیں بلکہ غلطی کرنے والے خود معترف ہو کر فتویٰ کی طلب میں ہوتے ہیں کہ اب کیا ہوگا۔ مفتیوں نے کہا کہ جناب کی زوجہ بھی آپ پر حرام اور بیٹی سے جو منہ کالا کیا اس کی سزا آخرت میں سخت ہوگی اور دنیا میں کون حد لگائے لیکن جناب کی زندگی بھر رسوائی رہے گی۔

فرمایا سیدِ دوعالم ﷺ نے:

ان اللّٰہ لمّا خلق الجنۃ قال لھا تکلمی قالت سعد من دخلنی وقال الجبار جل جلالہ وعزتی وجلالی لایسکن فیک مدمن خمر ولا مصر علےٰ الزنا ولاقتات ولادیوث......الخ. (نزھۃ الناظرین)

یعنی اللہ جبار وقہار جل جلالہ نے جنت سے فرمایا اے جنت مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم تیرے اندر نہ تو کوئی شرابی داخل ہو سکتا ہے نہ زانی نہ چغل خور نہ دیوث۔

فائدہ:

دیوث کا معنی ہے بے غیرت یعنی اپنے گھر میں بیوی اور بہو بیٹیوں کے ہاں غیر مردوں کو آنے جانے سے نہ روکے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قل للمؤمنین یغضو امن ابصارھم ویحفظو افروجھم. (پ۔۱۸۔سورہ نور)

اے محبوب ﷺ آپ مسلمان مردوں کو حکم دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (زنا سے بچیں)۔ اور فرمایا:

وقل للمؤمنات يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن. (سورہ نور)

اور اے محبوب ﷺ مسلمان عورتوں کو حکم دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ۔

(بدکاری سے بچیں)

فائدہ:

ان دونوں مضمونوں میں مرد وعورت کو بدنگاہی سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے اسی لئے کہ زنا کا سب سے پہلا مرحلہ نگاہ طے کرتی ہے اور اس سے بچنا سخت مشکل ہے کیونکہ یہ نگاہ دل پر زبردست طریق سے تیر پھینکتا ہے۔

نگاہ کی تاثیر:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بیگانی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے بچو، اس لیے کہ دل میں اس سے شہوت پیدا ہوتی ہے۔ (یونہی بے ریش حسین لڑکے کا چہرہ)

شیطان کا تیر:

روح البیان میں ہے کہ انسان کے جسم میں شیطان کا سب سے بڑا تیر انسان کی آنکھ ہے اس لیے دوسرے حواس اپنے مقام پہ ساکن ہیں انھیں جب تک شے مس نہیں کرتی اس وقت تک حرکت میں نہیں آتے بخلاف آنکھ کے کہ یہ دُور ونزدیک ہر طرح سے انسان کو کام دیتی ہے اور اسی کے ذریعے سے ہی انسان بہت سی غلطیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

این ہمہ آفت کہ بہ تن می رسد

از نظر تو بہ شکن می رسد

دیدہ فرو پوش چو در در صدف

تا نشوی تیر بلا را ہدف

ترجمہ

یہ جملہ آفات جو انسان کو پہنچتی ہیں اسی آنکھ تو بہ شکن سے ہی پہنچتی ہیں۔ آنکھ کو ایسے چھپا کے رکھ جیسے صدف میں موتی چھپا ہوتا ہے تا کہ بلیات کا نشانہ نہ بنو۔

اسی لئے شرع میں پہلی بار اچانک کسی اجنبی عورت وغیرہ کو دیکھنا معاف ہے اس کے بعد دوبارہ دیکھے گا تو عمداً دیکھنے میں داخل ہوگا۔

حدیث شریف 1:

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اے ابن آدم! پہلی بار دیکھنا تیرے لیے معاف ہے لیکن دوبارہ دیکھنے سے بچنا، ورنہ وہ تیرے لیے ہلاکت کا موجب بنے گا۔

حدیث شریف 2:

حضور سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا، اے میرے اُمتیو! تم چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہارے لیے بہشت کا ضامن ہوں

وہ چیزیں یہ ہیں:

۱۔ جب بات کرو تو سچ بولو۔

۲۔ جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو۔

۳۔ جب امانت رکھوائی جائے تو اسے ادا کرو۔

۴۔ اپنے فروج (شرمگاہ) کی حفاظت کرو۔

۵۔ اپنی آنکھوں کو غیر محارم سے بچاؤ۔

۶۔ اپنے ہاتھوں کو حرام کاری سے محفوظ رکھو۔

سابق انبیاء علیہم السلام کے ارشادات

۱)......قال عیسیٰ علیه السلام ایاکم والنظرة فانها تزرع فی القلب شهوة و کفی بها فتنه.

(نزھۃ الناظرین۔ صفحہ ۲۰۶)

سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے لوگو! بدنگاہی سے بچو کیونکہ غلط نظر سے دیکھنے سے دل میں شہوت پیدا ہوتی ہے اور یہ شہوت فتنہ (زنا) کے لئے کافی ہے۔

۲)......قال داؤد علیه السلام لابنه امش خلف الاسد والاسود ولاتمش خلف المرأة.

(نزھۃ الناظرین۔ صفحہ ۲۰۶)

یعنی سیّدنا داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا اے بیٹا تو شیر کے پیچھے جاسکتا ہے کالے ناگ (سانپ) کے پیچھے جاسکتا ہے لیکن تو عورت کے پیچھے نہ جا۔ کیونکہ سانپ کا ڈسا ہوا نجات پاسکتا ہے لیکن بدنگاہی کا ڈس ایسا ظالم ہے کہ اس سے

نجات مشکل ہے۔

چند واقعات آخر میں عرض کروں گا۔(انشاء اللہ)

رسول اکرم ﷺ کی پیاری کاروائی:

۱) حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے آپ ﷺ کے ساتھ سوار تھے ایک خاتون نے آپ سے مسائل دریافت کئے تو آپ نے صاحبزادہ کے چہرہ کو اس خاتون کے دیکھنے سے دوسری طرف کردیا کہ نہ وہ نوجوان دیکھے گا نہ بدنگاہی میں مبتلا ہوگا۔

۲) امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن جن میں پاکباز بیبیوں کو نابینا صحابی رضی اللہ عنہ سے پردہ کا حکم فرمایا جب انہوں نے عرض کی کہ وہ تو نابینا ہے آپ ﷺ نے فرمایا وہ نابینا ہے تم تو نابینا نہیں ہو۔

فائدہ:

کتنی نزاکت ہے بدنگاہی کے مسئلہ میں کہ بظاہر اگرچہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کو فرمایا جارہا ہے لیکن درحقیقت انتباہ تو اُمت کو ہے۔

بد نگاھی سے بچنے والے کا اجروثواب

جس طرح بدنگاہی کے ارتکاب پر سخت وعیدیں ہیں۔یونہی اس سے بچنے والے کا اجروثواب بھی بڑا ہے اور جس نے اپنے آپ کو بدنگاہی سے بچالیا اس کے لئے بڑے بڑے انعامات ہیں۔

۱) قال ﷺ النظرة سهم مسموم من سهام ابليس فمن غض بصره عن محاسن امرأة اللّٰه تعالیٰ اورث اللّٰه قلبه حلاوة الٰی يوم القيامة.

(تفسیر ابن کثیر :صفحہ ۲۶۵،جلد۳)

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بدنگاہی ابلیس کے زہریلے تیروں سے ایک تیر ہے جو نامحرم عورت کے محاسن سے آنکھیں بند کرلیتا ہے اسے اللہ عزوجل قیامت تک اس کے دل میں عجیب وغریب لذت پیدا فرمادے گا۔

۲) عن ابی امامة عن النبی ﷺ قال ما من مسلم ينظر الی محاسن امرأة اول مرة ثم يغض بصره الاحدث اللّٰه له عبادة يجد حلاوتها.

(تفسیر مظہری، سورۂ نور)

ترجمہ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس مسلمان نے کسی عورت کے محاسن کو اچانک دیکھا اس نے نظر نیچی کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسی عبادت کی توفیق عطا کرے گا جس عبادت کی لذت محسوس کرے گا۔

۳) سیّدنا عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

قال رسول اللہ ﷺ ان النظر سهم من سهام ابلیس مسموم من تو کها مخافتی ابدلته ایمانایجدحلاوتها فی قلبه. (تفسیر ابنِ کثیر: صفحہ ۲۶۵، سورۂ نور)

ترجمہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا بدنگاہی شیطان (ابلیس) کا زہر آلود تیر ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے بری نظر کو روک لیا اللہ تعالیٰ اس کو ایمان میں بدل دے گا جس کی چاشنی اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

۴) سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

قال رسول اللہ ﷺ کل عین باکیة یوم القیامة الاعینا غضت من محارم اللہ وعینا سهرت فی سبیل اللہ وعینا یخرج منها مثل راس الذباب من خشیة اللہ عزوجل. (تفسیر ابنِ کثیر: صفحہ ۲۶۶، جلد ۳)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن ہر آنکھ روتی ہوگی مگر وہ آنکھ نہ روئے گی جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھنے سے محفوظ رہی اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور وہ آنکھ جس سے خوفِ الٰہی کی وجہ سے مکھی جتنا آنسو نکلا۔

۵) سیّدنا ابوامامہ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

سمعت رسول اللہ ﷺ یقول اکفلو الی ستا اکفل لکم بالجنة اذاحدث احدکم فلا یکذب واذا ائتمن فلاتخن واذا وعد فلایخلف وغضو ابصارکم وکفو ایدیکم واحفظو افروجکم۔

(تفسیر ابنِ کثیر، صفحہ ۲۶۵، جلد ۳)

ترجمہ

فرمایا رسول اکرم نبی محترم ﷺ نے اے میری امت تم میرے لئے چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

۱)......جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔

۲)......جب تم میں سے کسی کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے۔

۳)......جب تم میں سے کوئی وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے۔

۴)......تم اپنی نظروں کو نیچی رکھو (محارم کی طرف مت دیکھو)

۵)......اپنے ہاتھوں کو روکو۔

۶)......اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

تبصرہ اویسی غفرلہ؛

فقیر کا کام یہ تھا کہ سچائی سے آگاہ کردے جس کا اشارہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں نوری علیہ الرحمۃ اور جید علماء نے جو فرمایا اب جس کا دل چاہے کہ حق تسلیم کرے یا نہ کرے۔فقیر نے اپنی حجت قائم کردی یہاں تک کہ بدنگاہی کی بیماری کی خرابیاں اور اس سے بچنے کے فوائد عرض کئے مزید مطالعہ کے لئے فقیر کی کتاب "بدنگاہی کی تباہ کاریاں"

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔پاکستان

۲۳ جمادی الاول ۱۴۰۸ھ

☆......☆......☆

☆......☆